KERALA SCHOOL KALOLSAVAM 2016-17

KANNUR - 2017 JANUARY 16-22

Code No. 380

KERALA SCHOOL KALOLSAVAM 2017 PROGRAMME COMMITTEE

بیٹا! میری امّی کا خیال رکھنا

"زندگی اپنوں کے نام"

ایک شہر میں ایک چھوٹا سا خاندان مل جل کر رہتے تھے
شرملا اور رامو کا ایک لوتا بیٹا راجو ہے۔ راجو ان دونوں کا
جگر کا ٹکڑا ہے۔ بچپن ہی سے راجو کو بہت پیار ملتا ہے۔ رامو بہت
پڑا لکھا تھا۔ اس کے پاس بہت سے زمین و جائدات ہیں۔ شرملا
اپنے بیٹے کو کچھ بنتے ہوئے دیکھنا چاہتی تھی۔ شرملا کی طبعیت اکثر
خراب رہتی تھی۔ مگر اپنے شوہر اور بیٹے کے لئے اپنا سارا درد و
دکھ بھول جاتی تھی۔ ان دونوں نے راجو کو اس قابل تک پہنچایا
کہ وہ اپنے پیروں پر رُوکھ سکے۔ راجو کو بہت پڑایا لکھایا۔
راجو کے ہر خواب پورا کیا۔ جو بھی راجو مانگتا وہ جھٹ سے
دیتے۔ ان کا سب کچھ اپنا بیٹا ہی تھا۔ تینوں ایک ساتھ کھانا
کھاتے، زیادہ سے زیادہ وقت ایک دوسرے کے ساتھ بتاتے تھے۔
پر افسوس ان کا یہ پیار مل جل کے رہنا زیادہ دن تک نا
رہا۔ ان کی زندگی پوری طرح سے بدل نے لگی۔

ایک ایسا وقت آیا جب راجو کی عمر شادی کی تھی
ایک اچھی سی لڑکی ڈھونڈ لی اور راجو کی شادی بڑے ہی دھوم
دھام سے ہوگئی۔ شرملا اور رامو بڑے ہی خوش تھے۔ ان
کے گھر میں بیٹی آگئی۔ اپنے بہو کو بیٹی ماننے لگے۔ راجو کی
بیوی دیکھنے میں بہت صاف دل کی نظر آرہی تھی۔ ایسا
لگا رہا تھا کہ وہ بھی یہ صاف دل کے سسورال والون کو
اپنی امّی ابّو جیسے دیکھے گی افسوس اس بات کا تھا راجو
کی بیوی بلکل الگ تھی۔ اس کو اپنی ساس سسور سے
پریشانی تھی۔ راجو صاف دل کا تھا مگر جب سے اس

کی شادی ہوئی وہ بالکل بدل گیا تھا- شرملا اور رامو بوڑھے ہو گئے ہیں- راجو کی بیوی سب کے سامنے امی ابو کو اچھے سے دیکھتی تھی مگر اس کے دل میں تھوڑا سا بھی پیار ان کے لیے نہیں تھا- اس کو ان کے ساتھ رہنا گھٹن سا ہوتا تھا- گھر کے ہر کام یہ بوڑھی ماں کرتی تھی- اپنے ہی گھر میں نوکرانی جیسا کام کرتی تھی- شرملا کو بیٹیاں بہت پسند ہے کیوں کہ اس کو بیٹی نہیں ہے- اپنے بہو کو ہی بیٹی مانا تھا مگر کبھی بہو نے ساس یا ماں کا درجا شرملا کو نہیں دیا-

ایک دن شرملا صبح سویرے اٹھ نا پائی کیوں کی اس کو تیز بخار تھا- بخار آنے کی وجہ سے وہ باورچی خانہ نہیں گئی اور ناشتہ بھی نا بنا پائی- صبح کے آٹھ بجے راجو اٹھا تو اس کو ناشتہ نا ملا- وہ چلانے لگا- اس کو دفتر جانے کے لیے دیر ہو رہی تھی- وہ اپنے ماں کو آواز دینے لگا-

"اماں! اماں! کہاں ہو؟ کیوں آج ناشتہ نہیں پکا؟"

شرملا اپنے بستر سے اٹھ نہیں پا رہی تھی- کیسے بھی کر کے وہ اپنے بیٹے کو کمرے میں بلائی "بیٹا! میں یہاں ہوں- ادھر آنا-"

"اماں! مجھے دیر ہو رہی ہے اب تک ناشتہ بھی نہیں تیار ہوا- راجو بہت غصے میں تھا-

"بیٹا! بس تھوڑی دیر رکھو ابھی پکاتی ہوں" شرملا بڑے نرم سے جواب دی-

"اماں! آپ آج اتنی دیری کیوں کئے؟"

"بیٹا یہ سوال تو اپنی بیوی سے بھی پوچھ سکتا ہے نا"

راجو غصے سے "آپ ہر بار بیچ میں اسے کیوں لے آتے ہو- آپ کو اس سے اتنی پریشانی کیوں ہے؟"

"مجھے اس سے کوئی پریشانیاں نہیں ہے- بس بہو کا عزت و پیار مجھے نصیب نہیں ہے"-

شرملا کی آنکھیں بھر آتی ہے - وہ اپنے آپ کو سنبھال کر باورچی کھانے چلی جاتی ہے - جلدی جلدی اپنے بیٹے کے لئے ناشتہ بناتی ہے - رامو کو یہ نہیں پتا تھا کہ شرملا اور بہو کے بیچ کیا چل رہا ہے - سب کے سامنے تو دونوں اچھے سے رہتے ہیں -

سب کھانے کے ٹیبل میں بیٹھ کر ناشتہ کر رہے تھے - سب چپ چاپ بیٹھ کر کھا رہے تھے - اچانک راجو اپنی ابو سے کچھ بولنے لگا -
" ابو! مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے - " ہاں ، کیا ہوا ؟ کیوں کیا بات ہے ؟ " رامو راجو سے پوچھنے لگا -
" بات یہ ہے کہ میں اور میری بیوی الگ رہنا چاہتے ہیں - ہمیں آپ کی جائداد چاہیے ، اور یہ میرا حق ہے - " راجو کہتا ہے -

یہ سن کے رامو اور شرملا کا دل بیٹھ جاتا ہے - دونوں اس بات کو کبھی سننا نہیں چاہتے تھے - ماں باپ کو ہر وہ لمحے ، باتیں یاد ہیں پر وہ پل یاد آگیا جو اپنے بیٹے کے ساتھ گزارا تھا - ایک ہی پل میں سب کچھ بکھر گیا -

" بیٹا تم یہ کیا بول رہے ہو ، کیا ضرورت ہے الگ ہونے کی ؟ ہم دونوں اس بڑھاپے میں ~~اکیلے~~ اکیلے کیا کریں گے ؟ ہمارا ایک ہی اولاد ہے اور وہ تم ہو - ہمارا سب کچھ تو تمہارے لئے ہے - " رامو رو رو کر اپنے بیٹے سے کہتا ہے -

راجو غصّے سے چلا جاتا ہے - اس کے پیچھے سے رامو بھی چلا جاتا ہے - شرملا کا دل بہت بے قرار ہو رہا تھا - اجیب سی بےچین تھا دل ، اس کو یہ محسوس ہو رہا تھا کہ کچھ بورا ہونے والا ہے - رامو دوڑھ دوڑھ کے راجو کے پیچھے چلا جاتا ہے - رامو کو دوڑھنا بہت مشکل ہو رہا تھا -

" بیٹا روکھو ، میری بات سنو " رامو نے اس کو روکھنے کی کوشش کی -

" کیا سنو ، کیا بچا ہے سننے کے لئے ؟ میرے مرضی کا کوئی قدر ~~نہیں~~

نہیں ہے کیا؟" راجو کہتا ہے۔

"بیٹا، میرا سب کچھ تو تمہارے لئے ہے۔ بس کچھ بھی کرنے سے پہلے ایک بار میرے اور تمہاری ماں کے بارے میں سوچنا۔ جنہوں نے تمہیں پال پوس کے بڑا کیا پڑھایا لکھایا، اس قابل کروایا کی تم خدمت کر سکو، اپنا نام روشن کر سکو" رامو دکھ سے کہتا ہے۔

"اگر آپ کو یہ سب بول کے سنانا ہی تھا تو کیوں پڑھایا لکھایا؟" [illegible] غصّے سے کہتا ہے۔

"بیٹا میں جو کہا وہ بول کے سنا نہیں رہا ہوں۔ میں بس تمہیں یاد دلا رہا ہوں، شادی کے بعد صرف بیوی اور اس کی خواہش نہیں پرانے رشتے بھی نبھانے پڑتے ہیں" رامو نے کہا۔

"مجھے ابھی اس بارے بات نہیں کرنی۔ آپ جاؤ یہاں سے۔" راجو اپنے بوڑھے باپ کو گھسیٹ کر بولتا ہے اور گاڑی میں بیٹھنے جاتا ہے۔ تب ہی ایک گاڑی سے اس کے ابّو رامو کا حادثہ ہوتا ہے۔ راجو اس طرح سے گھبرا کے رامو کو سنبھالنے کے لئے طاقت نا ملا۔ راجو جلدی رامو کے پاس چلا جاتا ہے۔ رامو کے سر سے بہت خون بہہ رہا تھا۔ وہ اپنے بیٹے سے کچھ بولنا چاہ رہا تھا۔

"بیٹا، میں جا رہا ہوں، میرا بلاوا آگیا۔ میری آخری خواہش یہ ہے کہ بیٹا! تمہاری ماں کا خیال رکھنا۔" یہ کہہ کر وہ گزر گیا۔

راجو اپنے ابّو کو گلے سے لگا کر بہت رونے لگا۔ بہت معافی مانگی۔ وہ بالکل ٹوٹ گیا تھا۔ شرملا اور راجو کی بیوی کو یہ خبر ملتا ہے کہ رامو حادثے کے دوران مر گیا۔ شرملا اپنے آپ کو سنبھال نہیں پا رہی تھی۔ وہ اپنے آپ کو اکیلا محسوس کر رہی تھی۔ وہ یہ دکھ و صدمے کو ~~برداشت~~ برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔ اپنے بیٹے کو گلے لگا کے بہت رونے لگی۔ راجو اپنے کئے پر بہت پچھتاوا کر رہا تھا۔ وہ اپنی امّی سے معافی

مانگنے لگا۔

دو مہینا بیت گیا۔ راجو اپنے امّی کا بہت اچھے سے خیال رکھ رہا تھا مگر اس کے بیوی کو یہ پسند نا تھا۔ اس نے کبھی اپنے ساس سے پیار کا رشتا نا نبھایا۔ ایک روز شرملا کے پیٹ پھولنے لگے وہ چکّر کھا کے گر گئی۔ راجو جلدی سے اسپتال لے گیا۔ وہاں پتا چلا کے اس کی ماں کے کڈنی فیل ہو چکی ہے۔ اس کے بعد وہ اور بھی زیادہ اپنے ماں کا خیال رکھنے لگا۔

کچھ وقت گزر گئے۔ وہ اپنا پیار کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔ ماں اور بیوی دونوں بھی اس کے پیار تھے۔ دونوں کو وہ اچھے طرح سے دیکھ بھال کر رہا تھا۔ شرملا کا دوائی زاری ہی تھا۔ ایک دن راجو نے آکر اپنی ماں سے ایک خوش خبری بتائی کی اس کی بیوی ماں بننے والی ہے اور شرملا دادی۔ شرملا یہ خوش براداش ہی نہیں کر پائی۔ وہ اپنے بیوی کو شرملا کے پاس بٹھاتا ہے اور کہتا ہے کم سے کم اب سے تو اپنا رشتا اچھا کرو۔ ہم ایک ہی خاندان کے ہیں۔ آج سے ہم سب خوش رہیں گے۔ راجو کی بیوی کا چہرا مایوس تھا۔ وہ رونے لگی اور کہنے لگی " میں ماں بننے والی ہوں مگر ڈاکٹر نے کہا میری بھی کڈنی فیل ہو گئی ہے۔ ہم کسی ایک کو بچا سکتے ہیں"۔ یہ سن کے راجو اور شرملا دکھ ہو گئے۔

شرملا کی طبیعت خراب ہونے لگی۔ یہ دیکھ کر راجو کی بیوی کی طبیعت بھی خراب ہونے لگی۔ راجو دونوں کو لیے کر اسپتال چلا گیا۔ ڈاکٹر دونوں کا علاج کر رہے تھے۔ راجو بہت دکھ تھا۔ اس کے من میں ڈر تھا۔ کہیں اپنے ابّو کی طرح ان کو بھی نا کھو جاؤں۔ وہ اپنے گلتی پر بہت ہی شرمنداہ تھا۔ اپنے ابّو کے بات بار بار کانوں میں گھونج رہی تھی۔ وہ آخری باتیں " بیٹا! تیری ماں کا خیال رکھنا۔"

ڈاکٹر راجو کو اندر بلاتے ہیں - اور بہت ہی مایوسی سے کہتے ہیں " سر، ہمیں معاف کرنا - ہم کسی ایک کو بچا سکتے ہیں- کڈنی دونوں کی ایک ایک فیل ہو چکی ہے - ان کو کڈنی کی ضرورت ہے - آپ ایک کڈنی کسی ایک کو دان کر سکتے ہو بیوی یا امّی - ہم کسی ایک کو ہی بچا سکتے ہیں -"

" کیا ڈاکٹر کسی اور کا کڈنی مل نہیں سکتا ؟ ڈاکٹر کیسے بھی کر کے میری امّی اور بیوی کو بچانا ہوگا " راجو رو پڑتا ہے -

" سر معاف کرنا ، ان کو کڈنی کی ضرورت جلدی ہے اور کم وقت میں کہاں ملے گا کڈنی ، ڈاکٹر بڑے نرم سے کہتے ہیں -

" میں دوں گا - اپنا دونوں کڈنی میں دوں گا " راجو کہتا ہے -

" سر، یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ؟ آپ کی جان چلی جا سکتی ہے - سوچ سمجھ کے جواب دینا " ڈاکٹر نے کہا -

" ڈاکٹر جی، میں نے فیصلہ کر لیا ہے - میں اپنا دونوں کڈنی اپنے امّی اور بیوی دان کروں گا - یہ دونوں میری امانت ہے میری زندگی ہے - انہیں کھو کر جی نہیں سکتا ، مگر انہیں زندگی دے کر اپنا فرض نبھا سکتا ہوں " راجو بڑے فخر سے کہتا ہے اور ایک کاغذ میں اپنے دل کی باتیں لکھنے لگتا ہے -

کچھ دیر بعد راجو کی ماں شرملا اور بیوی کو ہوش آتا ہے - دونوں آنکھیں کھول کر راجو کو پکارتے ہیں - تب ڈاکٹر ایک چٹھی دونوں کو دیتا ہے اور کہتا ہے " ماں جی ، بابی جی آپ کے جان نے آپ کو زندگی دے کے چلا گیا - بہت ہی صاف دل کا لڑکا ہے سب رشتے ساتھ نبھا کر چلا گیا - بیٹے ہونے کا اور شوہر ہونے کا - آپ دونوں بڑے قسمت والے ہو -

راجو کی بیوی اور ماں خط پڑھنے لگاتے ہیں -

"میری پیاری ماں اور بیوی،

مجھے پتا ہے آپ دونوں کو میرے اس فیصلہ سے کبھی خوشی نہیں ملے گی مگر آپ دونوں ایک ساتھ مل جل کر رہنا ہوگا - ہمیشا خوش رہنا ہوگا۔ ماں، آج آپ کے بیٹے نے سارے فرض نبھا لیا، اپنی ابّو کی آخری خواہش تھی آپ کا خیال رکھنا 'ماں میں آپ کو آپ کی بہو کو ایک نہیں زندگی دے کر جا رہا ہوں - میں آپ دونوں کے ساتھ ہمیشا رہوں گا - مجھ سے وعدہ کرو آپ دونوں اپنا خیال رکھو گے، خوش رہو گے - مجھ سے چنتا کرنے ہوا میں نے کیا، میں نے امّی کی جان بچائی اور آپ دونوں ہمیشا خوش رہنا - ماں اپنا خیال رکھنا - میری بیوی تم سے بھی کچھ کہنا تھا میری آخری خواہش ہے تم آج سے میرے امّی کے بہو نہیں بیٹا ہو، آج میں اپنا جگہ تم کو دیا ہے، ہمیشا میری ماں کا خیال رکھنا اور خد بھی خیال رکھنا - مجھے پورا یقین ہے کہ تم اپنے شوہر کا خواہش پورا کروں گی، آج سے تم امّی کا بیٹا، خیال رکھنا اپنے ماں کا.

آپ کا پیارا راجو "

یہ خط دیکھ کر دونوں رو پڑے، اپنے آپ کو سنبھال ہی نہیں پا رہے تھے - کچھ دن بعد ان دونوں کو گھر جانے کو کہا - دونوں کی زندگی ہی بدل گئی تھی - راجو نے تین تین جان بچایا ہے - ماں، بیوی اور اپنے ہونے والے بچے کا - راجو کی بیوی اپنے ساس سے ہر غلطی کے لئے معافی مانگتی ہے - دونوں ایک ساتھ رہتے ہیں - راجو کی بیوی اپنے شوہر کا خواہش پورا کرنے میں لگی رہتی ہے -

اپنے ساس کو اپنی امّی ماننے لگتی ہے۔

اس افسانہ میں بھی ایک خاندان کا مل جل کے رہنا پیار کرنا، جان قربان کرنا دکھائی دیتا ہے۔ ایک بیٹا اپنا ہر رشتہ نبھاتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی یہ احساس دلاتا ہے شادی کے بعد کبھی بھی بوڑھے ماں باپ کو بوجھ نا سمجھنا ہے۔ شرملا کے شوہر نے جو بھی کیا اپنے بیٹے بیوی کے لئے۔ بیٹے کے شادی ہونے کے بعد بیٹے کو ذرا سا بھی ماں باپ کا خیال نہیں مگر ایک حادثے نے راجو کو اپنا سب کچھ یاد آیا۔ اپنی ماں کی زندگی، اس کی خیال رکھتے میں ہر گزر گئی اور نیا رشتہ نبھایا اپنی جان بھی قربان کرلی۔ راجو کی بیوی کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا کیوں کی وہ بھی ایک دن ماں بنے گی۔ راجو نے اپنی زندگی اپنے کے نام کر چلا گیا۔